والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی عظمت وفضیلت اور اس کا اجر وثواب

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَائِلِ:(وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا)[1] وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، جَعَلَ بِرَّ الْوَالِدَيْنِ مِنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَ هُدَاهُمْ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ:(إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ)[2].

برادرانِ اسلام ورفیقانِ گرامی قدر! باری تعالی نے والدین کو بے انتہا عزت ورفعت بخشی ہے اور بچوں پر ان کی خدمت کو لازم قرار دیا ہے اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک اور اچھے برتاؤ کو فرض فرمایا ہے اور اس پر بے انتہا اجر وثواب کا وعدہ فرمایا ہے یوں تو ماں اور باپ دونوں کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت ہے مگر چونکہ ماں فطری طور پر نرم دل اور طبعی طور پر کمزور ہوتی ہے اور وہ دودہ کی صورت میں اپنا خونِ جگر پلا کر بچوں کی پرورش کرتی ہے اس لئے عام حالات میں اس کی خدمت کا اجر وثواب زیادہ ہے چنانچہ نبی رحمۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: «نِمْتُ فَرَأَيْتُنِي

---

(١) الأحقاف: ١٥.
(٢) النحل: ١٢٨.

فِي الْجَنَّةِ، فَسَمِعْتُ صَوْتَ قَارِئٍ يَقْرَأُ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ». ایک بار میں سویا تو میں نے خواب میں اپنے کو جنت میں دیکھا اور وہاں قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے ایک آدمی کی آواز سنی، میں نے دریافت کیا کہ یہ کون صاحب ہیں ؟ تو فرشتوں نے بتلایا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہے رسولِ رحمت ﷺ نے اپنا یہ خواب بیان کرکے حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں فرمایا: «كَذَلِكَ الْبِرُّ، كَذَلِكَ الْبِرُّ». نیکی کا یہی اجر ہوتا ہے، نیکی کا یہی اجر ہوتا ہے ،ماں کی تعظیم اور اس کی خدمت کتنی بڑی نیکی ہے اس حدیث پاک سے بخوبی اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے واضح ہو کہ یہ جلیل القدر صحابی سب سے زیادہ اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے تھے[1] وہ اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں بیٹھے رہتے اپنے ہاتھوں سے ان کو کھانا کھلاتے اور ان کی باتوں کو بہت غور سے سنتے جسکی برکت سے ان کو جنت میں یہ عظیم الشان مرتبہ حاصل ہوا[2] الحاصل اپنے والدین کیلئے وقت فارغ کرنا، ان کے ساتھ بیٹھنا، ان کی باتوں کو پوری توجہ اور غور سے سننا ، ان کی رائے کو اہمیت دینا اور ان کی ضروریات کو پورا کرنا انتہائی عظیم عمل اور بہت بڑی نیکی ہے چنانچہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے عرض کیا کہ رات کا کھانا ساتھ کھانے کیلئے میری ماں

---

(١) أحمد: ٢٥٣٣٧.
(٢) مكارم الأخلاق لابن أبي الدنيا: (ص٧٥).

میرا انتظار کرتی رہتی ہے تو حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا یہ تو تمھارے لئے بڑی سعادت کی بات ہے تم ان کے ساتھ ضرور کھایا کرو کیونکہ اپنی ماں کے ساتھ دسترخوان بیٹھنا اور اس طرح ان کو خوش کرنا اور ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک اور سکون پہونچانا میرے نزدیک تمھارے نفلی حج سے زیادہ افضل ہے[1]

اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والو! بلاشبہ فرمانبردار بچیاں اور بچے اپنے والدین کے ساتھ نرمی اور تواضع کا معاملہ کرتے ہیں، اور لائق بیٹا اپنی ماں اور باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے، ان کی صحت و سلامتی کی فکر میں رہتا ہے، ان کی راحت وآرام کا خیال رکھتا ہے، ان کی انسیت اور راحت کیلئے ان کے ساتھ بیٹھتا ہے اور رب ذوالجلال والاکرام کے اس فرمان پر عمل کرتا ہے: (وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا)[2]. اور دنیا میں ان دونوں کے ساتھ بھلائی کے ساتھ بسر کرو۔ اور جو شخص پردیس میں ہو یا تلاش معاش یا کسی اور ضرورت سے اپنے والدین سے دور ہو اس کو برابر فون پر ان سے بات چیت کرنی چاہیے، ان کی خیر و خبر لیتے رہنا چاہیے اور والدین کی ضرورت کا خیال رکھنا چاہیے اس ٹیلوفونک رابطے سے ان کو انسیت حاصل ہوگی، تنہائی کی وحشت سے ان کو چھٹکارا ملے گا اور ان کے دلوں کو راحت و مسرت حاصل ہوگی، یقیناً

(١) مكارم الأخلاق لابن أبي الدنيا: ص٤.
(٢) لقمان: ١٥.

یہ بہت بڑی خوبی اور نیکی ہے کہ بچے اپنے والدین کے ساتھ تعظیم واحترام سے گفتگو کریں ان کے سامنے اپنی آواز پست رکھیں اور ان سے تواضع اور نرمی کے ساتھ بات کریں اللہ رب العزت نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے: (وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا)[1] اور والدین کے ساتھ نرمی سے بات کیا کرو یعنی ان کے ساتھ عمدہ اور پاکیزہ کلام کیا کرو اور ان سے مہذب اور نرم گفتگو کیا کرو اسی طرح ہمیں اپنے بچوں کو بھی بوڑھوں اور بزرگوں کے احترام کی تعلیم دینی چاہیے اور ان کو یہ ترغیب دینی چاہیے کہ وہ اپنے دادا کی حکمت اور ان کے تجربات سے فائدہ اٹھاتے رہیں. یا اللہ یا کریم! ہمیں والدین کا فرمانبردار بنادے، ان کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمادے اور ہر قسم کی تکلیف اور پریشانی سے ان کی حفاظت فرمادے آمین * * *

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ،
فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

(١) الإسراء: ٢٣.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ.

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! والدین کے ساتھ حسن سلوک اور وفاداری کا حکم ان کی زندگی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہ سلسلہ ان کی وفات کے بعد بھی قائم ودائم رہتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ ان کے عزیز واقارب کے ساتھ صلہ رحمی کی جائے اور ان کے دوستوں کے ساتھ تعلق رکھا جائے اسی طرح ان کیلئے ایصال ثواب کا اہتمام کیا جائے اور باری تعالی کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے ان کے حق میں رحمت ومغفرت کی دعا کی جائے: ﴿وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾[1]. اے میرے رب ان دونوں پر رحمت فرما جیسا کہ ان دونوں نے میرے بچپن میں مجھے پالا پوسا، بلاشبہ والدین کیلئے بچوں کی دعا ان کی راحت اور درجات کی بلندی کا سبب ہے نبی رحمۃ للعلمین ﷺ کا ارشاد ہے: «إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: أَنَّى هَذَا؟ فَيُقَالُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ»[2]. جنت میں آدمی کو اعلی درجات حاصل ہوں گے تو وہ دریافت کرے گا یہ درجات مجھے کس طرح حاصل

---

(١) الإسراء: ٢٤.
(٢) ابن ماجه: ٣٦٦٠، أحمد ١٠٨٩٠.

ہوگئے ؟ تو اسکو جواب دیا جائے گا تمھارے بیٹے کے تمھارے لئے استغفار کرنے کی وجہ سے حاصل ہوئے ہیں ، آخر میں بارگاہ رب العزت میں دعا ہیکہ اِلٰہَ ا لعٰلمِیْن : ہمارے والدین پر رحم وکرم فرما اور ان کی مغفرت فرما ہماری اولاد کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا ہم سب کو صحت وتندرستی عطا فرمادے ، اور کرونا وغیرہ سے ہماری حفاظت فرمادے * * * *

هَذَا، وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. اللَّهُمَّ احْفَظْ آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا، وَمَتِّعْهُمْ بِالصِّحَّةِ وَتَمَامِ الْعَافِيَةِ، وَمَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَأَفِضْ عَلَيْهِمْ مِنْ رَحَمَاتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ يَا رَبَّنَا جَنَّاتِكَ. اللَّهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا وَعَنِ الْعَالَمِينَ الْوَبَاءَ، بِلُطْفِكَ يَا سَمِيعَ الدُّعَاءِ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ وَنَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدَ وَالشَّيْخَ مَكْتُومَ، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ الْأَوْفِيَاءَ، وَارْزُقْ ذَوِيهِمْ جَمِيلَ الصَّبْرِ وَعَظِيمَ الْجَزَاءِ.

وَأَدِمِ اللَّهُمَّ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْخَيْرَ وَالْفَضْلَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.